[illegible]

زرافشاں

حقیقی زر وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء	نمبر ۵۰

نقاہت

تشنہ میں گم ہوئی سب شاہت
[illegible] ہے نقاہت

[illegible]

[illegible]

ٹینی سن شاعر ظہورِ قدرت پر

ٹینی سن شاعر تھا انگلستان کا [illegible]

[illegible]

اُس کی خوشبو اور رسیلے پنکھڑی
کس طرح پیتے تھے پانی اور ہوا
جان جاؤں اس حقیقت کو اگر
تب میں سمجھوں میں ہوں خود خدا
ذرہ ذرہ میں ہے قدرت کا ظہور
چشم عبرت کھول کر دیکھو ذرا
گر نہ ہو دے غور تو دنیا ہے ہیچ
وحشیوں کی زندگی سے کیا مزا
برق ہے ہر چیز میں وہ آشکار
جس نے ہیں قائم کئے ارض و سما

سیالکوٹ کنونشن

خدا کے لوگ

(پطرس ۲: ۱۰-۹ - ططس ۲: ۱۴-۱۰)

لیکن تم ایک برگزیدہ نسل، شاہی کاہنوں کا فرقہ۔ مقدس قوم اور ایسی امت ہو جو خدا کی خاص ملکیت ہے۔ تاکہ اس کی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا ہے۔ پہلے تم کوئی امت نہ تھے مگر اب خدا کی امت ہو۔ تم پر رحمت نہ ہوئی تھی مگر اب تم پر رحمت ہوئی۔

ططس ۲: ۱۴ جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا تاکہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بے دینی سے چھڑائے اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایک ایسی امت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو۔

خدا کی امت سے کیا مراد ہے؟

(از پادری لعل صاحب)

دیگر اقوام بھی امت کہلا سکتی ہیں۔ پہلے بنی اسرائیل خدا کی امت کہلاتے تھے۔ لیکن اب مسیحی لوگ خدا کی امت کہلاتے ہیں۔ عہد جدید میں مسیحی لوگ سچے اسرائیلی کہلاتے ہیں۔ جو نوزادگی یافتہ یا سچے مسیحی ہیں وہی خدا کے لوگ یا امت کہلانے کے لائق ہیں۔ لفظ سچے سے مراد ہے کہ جیسے تم سچ مچ عبرانی کی امت تھے صرف وہی لوگ لوگ کہلانے کے حقدار ہیں جو کہ سچ مچ ہیں باقی کو کچھ بھی کہیں۔

بعض لوگ اپنی قوموں پر فخر کرتے ہیں مگر خدا کہتا ہے کہ پہلے تم کوئی قوم نہ تھے۔ عبرانیوں کے خط میں ذکر ہے کہ وہ جو پاک کرتا ہے اور پاک کئے جاتے ہیں وہ ایک ہی اصل سے ہیں۔ جب وہ ایک ہی اصل سے ہیں تو وہ ایک ہی قوم ہوئے۔ ہم اپنا نام حقیقی سچے اسرائیل یا مسیحی لوگ رکھیں۔ یہ امت لہو کی بنا یا کفارہ کی بنا پر بنی ہے۔

خروج ۹: ۵ میں ذکر ہے کہ عہد کے بعد خون چھڑکا۔ اور خون کی بنا پر وہ اُس کے لوگ بنے۔ استثنا ۷: ۶ ۱۴: ۲۔ ططس ۲: ۱۴ میں ذکر ہے کہ اُس نے دے دیا تاکہ ایک ملکیت بنائے۔ لہٰذا خون کے بغیر امت نہ بن سکی۔

اوصافِ اُمتِ خدا

جب ہم بائبل میں خدا کے لوگوں کے نام پڑھتے ہیں تو کوئی نہ کوئی خوبی آجاتی ہے یا پائی جاتی ہے (۱) چنیدہ امت جس کو خدا نے چنا ہے استثنا ۷: ۶-۷ زبور ۳۳: ۱۲ (۲) راستباز قوم یا صادق قوم یسعیاہ ۲۶: ۲۔ ۶۰: ۲۱ ذکر ہے کہ خدا کے لوگ راستباز ہونگے۔ اس وقت تو ملے جلے ہیں مگر ایک وقت آئیگا کہ صرف راستباز لوگ ہی داخل ہونگے۔ (۳) قوم عظیم استثنا ۴: ۷ ایسی بڑی قوم کون ہے جس سے خدا نزدیک ہے۔ اس سے بڑی نہیں کہا گیا کہ حسب نسب سے بڑی ہے یا مال دار ہے یا زمین زیادہ رکھتی ہے اور یہ لوگ اُس کے پاس جاتے ہیں اور جو مانگتے ہیں وہ پاتے ہیں اور اس لئے بھی بڑی کہا گیا ہے کہ وہ خدا کی سنتے اور خدا اُن کی سنتا ہے۔

(۴) یہ فاتح قوم ہے۔ ۲ سموئیل ۷: ۲۳-۲۲ یہاں ذکر ہے کہ خدا فاتح خدا ہے۔ لہٰذا اس کی امت ذی قوم بھی فاتح ہوئی۔ اور تیری قوم اسرائیل کی مانند کون قوم نہیں۔ کیوں فاتح قوم ہے؟ کیونکہ خدا اس کے بچانے کے لئے خود آپ گیا۔ ادھوسنے پر ظاہر ہوا اور کہتا ہے کہ میں نے اپنی قوم کی مصیبت دیکھی اور اترا ہوں وغیرہ۔ جیسے آدم کی پیدائش پر تینوں اقانیم نے صلاح کی ویسے ہی اپنی قوم کی رہائی کے لئے بھی تینوں اقانیم گئے (ب) پھر خدا نے ان کے ساتھ عہد باندھا کہ میں تمہارا خدا ہونگا۔ اور تم میرے لوگ ہوگے۔ (۵) خاص قوم ملکیت۔ امت۔ لوگ۔ خروج ۹: ۵ (خزانہ خاص) ملاکی ۳: ۱۷۔ خدا کی قوم قیمتی دولت والی ہے یسعیاہ ۶۲: ۳ درخشاں تاج خدا کے ہاتھ میں ہوگا۔ استثنا ۳۳: ۳۔ خدا کے مقدس لوگ خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ اُس کے ہاتھوں میں ہونا حفاظت اور پیار میں ہونا مراد ہے۔ خدا خود اپنے مال کی حفاظت کریگا۔ (۶) ان کے دل میں خدا کی شریعت ہے یسعیاہ ۵۱: ۷ اس سے مراد ہے کہ وہ میری تابعداری کرینگے۔ اصل زبان کے لفظ سے جو قوم کے لئے مستعمل ہیں اُن سے خاص خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ یعنی اتحاد و یگانگت۔ اگر یگانگت نہ ہو تو وہ قوم نہیں ہو سکتی جیسے مسیح نے خود کہا کہ جس قوم میں پھوٹ ہو وہ قائم نہیں رہ سکتی۔ میل و یگانگت مراد ہے زبور ۹: ۲۱ میں مذکور ہے کہ وہ نیچے سے اوپر کئے گئے ہیں تاکہ وہ مقبول نہ جائیں۔ وہ صرف البشری جانیں ہم گری اور حالت سے اوپر لائے گئے ہیں۔ اور اوپر لائے گئے اور چنے گئے ہیں۔ زبور ۸۲: ۱ خدا کی جماعت میں خدا کھڑا ہے۔ وغیرہ۔

(۷) ایک خوبصورت قوم ہے۔ جو مسیح کی تمام خوبیوں سے



نور افشاں

مطبوعہ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء

انسانی شخصیت اس کی قوت اور اس کا اثر

ہر روز دنیا میں لاکھوں انسان پیدا ہوتے ہیں اور لاکھوں مرتے ہیں اور کروڑوں موجود رہتے ہیں جو انسانی شخصیت کا لباس پہنتے اور تاج دیتے اور زیب تن رکھتے ہیں۔ اس عظیم گروہ کی معرفت میں بہت تھوڑے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے گاؤں اور قصبہ اور شہر سے باہر کے لوگوں میں یاد رکھے جائیں رکھتے۔ اس سے بھی کمتر وہ لوگ ہیں جو اپنی تحصیل میں اپنی شہرت رکھتے اس سے بھی کمتر وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے ضلع میں اپنی ہستی کے شاہد رکھتے ہیں۔ اس سے بھی قلیل وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے صوبے میں مشہور ہوتے ہیں اس سے بھی کمتر وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جو اپنے ملک اور اپنی قوم میں شہرت حاصل کر لیتے ہیں۔ اس سے بھی کمتر وہ لوگ ہوتے ہیں جو تمام دنیا میں مشہور ہو جاتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ جوں جوں انسان کو کسی معاملہ کی شہرت حاصل ہوتی جاتی ہے اسی قدر اس کی شخصیت کا اس کی قوت کا اور اس کے اثر کا ظہور ہوتا جاتا ہے۔ جس قدر کوئی انسان بہ ظاہر پرغفلت ہوتا ہے اسی قدر اس کی شخصیت دوسروں سے دنیا بے خبر ہوتی ہے۔ ایسے کروڑہا ہی لوگ آج کے دن دنیا میں زندہ ہیں جن کی شخصیتیں ہمارے لئے اور ہماری شخصیتیں ان کے لئے زندہ درگور ہیں۔ وہ ہمارے لئے کچھ نہیں ہیں اور ہم ان کے لئے کچھ نہیں ہیں۔ کیا یہ گمنامی ہمارے اور ان کے لئے باعث نقصان ہے یا نہیں؟ اور کیا یہ گمنامی ہمارے عظیم نقصان کا قاطع ثبوت ہے یا نہیں؟ یہی ایک بات ہے جس کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائی جاتی ہے۔

تھوڑے سے غور و فکر سے یہ بات بخوبی معلوم ہو سکتی ہے کہ گمنامی ایک انسان کے لئے سخت نقصان ہے۔ یہ نقصان بھی تمام نقصانوں سے بڑا نقصان ہے۔ اس میں انسانی شخصیت کے انسانی نظروں میں نہ آنے کا نقصان ہے۔ انسانیت کے آسمان پر ستارا بن کر نہ چمکنے کا نقصان ہے اگر انسانی آبادی کے افراد پر آج کے دن تحقیق نظر کرو تو لاکھوں بلکہ کروڑوں انسان دنیا میں ہوتے ہوئے اہل دنیا کی نظروں میں ناپید ہیں۔ ان کا وجود و عدم وجود برابر ہے۔ یہ لاریب نقصان ہے اور بڑا نقصان ہے اور ایسا نقصان ہے کہ جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ یہ ایسی بربادی ہے جس کا کوئی حال آگاہی میں نہیں آتا ہے۔

گو انسانیت کے کثیر فرزند گمنامی میں پیدا ہوتے اور گمنامی میں ختم ہو جاتے ہیں۔ گو ان کی شخصیتوں کی ہستی ان کے خاندانوں سے باہر کسی کے لئے قدر و منزلت کی چیز نہیں ہوتی۔ تو بھی یہ بات بھول نہیں سکتی کہ ہر ایک انسانی شخصیت عجیب و غریب ہے جس کا جس قدر ذکر کرو اتنا ہی کم ہے۔

سوچو کہ انسانی شخصیت کیا ہے۔

اب بیشک شبہ نہیں کہ شخصیت کی تعریف کرنا مشکل ہے ہم اپنے سوا کسی کی کماحقہٗ تعریف کر سکتے ہیں پر ہم خود ہی کی تعریف نہیں کر سکتے جب سے بنی آدم زمین پر آباد ہوئے ہیں تب سے وہ اپنی بابت سوچتے آئے ہیں پر وہ آج تک اپنی آپ تعریف نہیں کر سکے ہیں تو بھی اعلیٰ درجہ کے فلاسفر انسانی شخصیت کی بابت ذیل کی باتوں پر متفق ہوئے ہیں۔

الف۔ انسانی زبان میں "میں" ہوں کا ایک جملہ پایا جاتا ہے جو انسان کی خود آگاہی پر صاف دلالت کرتا ہے اس جملہ سے انسان کی شخصیت کا اظہار پایا جاتا ہے میں ہوں ہی انسانی علم اور ادراک و امتیاز کی چابی ہے۔ اسی سے عالم دینی اور عقل دینی کے حقائق کے بند تالے کھلے رہتے ہیں۔ "میں ہوں" کا جملہ ہی خود دانی کے قفل کو کھولتا ہے اس "میں ہوں" میں ہی راز دنیا پوشیدہ ہیں۔ اسی میں کائنات کے تمام بھیدوں کا افشاء رازہے۔

ب۔ انسانی زبان میں "میں ہو سکتا ہوں" کا ایک اور جملہ ملتا ہے جس کی براہ راست دلالت انسانی شخصیت پر پائی جاتی ہے "میں ہو سکتا ہوں" کا اقرار ہے جو ان تمام قوائے انسانی کا مظہر ہے جو حکمت و قدرت الٰہی نے اس کی فطرۃ و جبلت کا اثر بنائی ہیں وہ اس اقتدار کی بنیاد پر خدا کی زمین پر بیٹھے اور اپنی حفاظت کرنے اور حملہ آور طاقتوں کا مقابلہ کرنے کا پرا اعتقاد ظاہر ہوا ہے۔ گو دنیا کی کوئی ہستی درحقیقت اس کی ہستی کی مزاحم نہیں ہو سکتی۔

ج۔ انسانی زبان میں "مجھے ہونا چاہئے" کا ایک اور جملہ پایا جاتا ہے جو انسانی شخصیت پر صحیح دلالت ہے۔ اس جملے میں انسانی شخصیت کے ایک اعلیٰ جوہر کو جسے ادائے فرض کے نام سے نامزد کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر کیا گیا ہے کہ انسانی شخصیت کی یہ قابلیت دوسروں کے رشتوں کے متعلق ہے۔ دوسروں کے حق حقوق کی ادائیگی کے متعلق ہے اس میں انسانی شخصیت کی خود انکاری کا جلوہ انتہائی حقیقت ہے۔ حیوانات میں انسانی شخصیت کا یہ ورثہ بہت کم پایا جاتا ہے۔

د۔ زبان انسانی میں "میں ہونگا" کا ایک اور جملہ پایا جاتا ہے جو انسان کی شخصیت پر دال ہے۔ یہ جملہ انسانی شخصیت کی آزادی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس ایک قرارداد

میں اُس کی وہ تمام قراردادیں جو کچھ لینی چاہئے جو ہر ایک شخصیت اپنی زندگی میں خود تجویز کرتی ہے "میں ہونگا" میں ہی اس کے مستقبل کی زندگی کی بابت پروگرام ہیں۔ یہ جملہ اس کی تمام آئندہ امیدوں کا بنڈل اور پلندا ہے۔ وہ اس جملے سے اپنے دنیا میں جینے کے ابد حق کرتا ہے وہ اس جملے سے موت کے بعد بھی زندگی پانا حق جتاتا ہے۔ پس الفاظ "میں ہوں" "میں ہو سکتا ہوں" "مجھے ہونا چاہئے" "میں ہونگا" انسانی شخصیت کے مظہر ہیں۔ وہ بشر جو ان جملوں کا مطلب سمجھ گیا وہ اپنی شخصیت کا عالم ہو گیا جو اُن کی سمجھ سے محروم رہا گو وہ انسان ہے مگر اپنی شخصیت سے جانور کی طرح بے خبر ہے۔

تکلیف کے اوقات

بندگان خدا میں سے کروڑوں ہر روز تکالیف سے معمور رہتے ہیں۔ وہ خوشحال بنی آدم کو دیکھ دیکھ کر رشک کھاتے۔ بعض ممالک کے رہنے والے اور بعض مذاہب کے ماننے والے اپنی تکلیف سے بچنے کے لئے دوسرے انسانوں کو لوٹتے اور مارتے ہیں۔ وہ بے قصور لوگوں کو مصیبت میں ڈال کر اپنے مصائب کو کم کیا کرتے ہیں پر مسیحی یہ مکروہ کام کر نہیں سکتا ہے۔ وہ اپنی مصیبت کو کم کرنے کے لئے دوسروں کو مصیبت میں ڈال نہیں سکتا وہ کلام الٰہی کی ہدایت کے موافق کام کرتا ہے جس میں لکھا ہے کہ مصیبت کے دن مجھ سے فریاد کر زبور ۵۰: ۱۵۔ ہر مومن کا یہی تجربہ ہے کہ مصیبت کے وقت خدا ہمیشہ اپنے بندوں کو چھپایا کرتا ہے۔ داؤد فرماتا ہے کیونکہ مصیبت کے وقت وہ مجھ کو اپنے خیمہ میں چھپا لیگا ۲۷: ۵ ۔ مسیح کہتا ہے کہ دکھ کے وقت وہ ان کا مسکن تک ہے۔ خداوند ان کی مدد کریگا اور انہیں رہائی دیگا زبور ۳۷: ۴۰ اسی تجربہ سے دلیر ہو کر نبی مصیبت زدوں کو ترغیب دیتا ہے کہ اپنا بوجھ خداوند پر ڈال کہ وہ تجھے سنبھالیگا وہ کبھی صادق کو جنبش کھانے نہ دیگا زبور ۵۵: ۲۲ یہ ایک نہایت تسلی کی بات ہے جو زبور ۹۱: ۱۵ میں لکھی ہے کہ یہوواہ فرماتا ہے کہ اس کے دکھ اٹھانے کے وقت میں اس کے ساتھ ہونگا میں اُسے چھڑاؤنگا اور اُسے عزت دونگا" خدا کے خادموں اور اُس کے رسولوں اور پیغمبروں سچے بندوں کے لئے جو اُس کے نام پر مصائب اٹھاتے ہیں یہ کیسی دلچسپی کی باتیں ہیں کہ ان کے دکھ اٹھانے میں خداوند ان کے ساتھ انہیں خلاصی دینے کے لئے خلاصی دہندہ ان کے ساتھ ہے۔ میں زمانہ کے تمام ہونے تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں یہ خداوند کا ارشاد ہے کیا ہماری تکالیف کے اوقات میں اس سے زیادہ ہمیں تسلی کی ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں۔

غصہ ور شخص سخت کمزور ہوتا ہے

غصہ اور غضب درحقیقت نفرت کی دوسری صورت ہے جو خود حفاظتی کا ہی نتیجہ ہے جو ایسے وقت استعمال کرنے کے لئے ہے جب خود حفاظتی میں محبت کی ہر ایک صورت بیکار ہو چکی ہو۔ لیکن محبت کی نسبت غصہ نہایت کمزور اوزار ہے جو بہ ادنیٰ سادہ صورت میں کام آسکتا ہے لیکن بنی آدم کا اکثر اوقات محبت کی جگہ غصہ سے ہی کام چلتا ہے وہ دوسروں پر غصہ اور غضب کی تلوار کھینچے ہی رکھتی ہے۔ بعض مذہب کے معتقد اسے بہادری اور شجاعت کے نام سے یاد کیا کرتے ہیں۔ پر خدا کا کلام کہتا ہے۔ جو غصہ کرنے میں دھیما ہے پہلوان سے بہتر ہے اور وہ جو اپنی روح پر ضابطہ ہے اس سے جو شہر کو لے لیتا ہے امثال ۱۶: ۳۲۔ غیر مذاہب والے بائبل کی اس سچائی کا جواب نہیں رکھتے ہیں۔

ودھائیاں

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ پادری ایس این طالب الدین اور مسز ایس۔ این طالب الدین کو آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۲۳ء کی صبح کے ۸ بجے کے قریب خدا کی طرف سے ایک فرزند انعام ملا ہے۔ خدا زندگی دراز کرے۔ صحت اور سلامتی بخشے۔ والدین کے کلیجہ کی ٹھنڈک اور آنکھوں کا نور ہو اور خداوند کے جلال اور اس کی بزرگی کا شاہد ہو۔ ہم والدین کو دل سے مبارکباد کہتے ہیں۔

مساتیر

مضمون ہذا کی گذشتہ قسط میں "مساتیر معروفہ" کی تحریرات ذیل کا بیان ہو چکا ہے یعنی ۱۔ عزرا کی تیسری کتاب ۲۔ عزرا کی چوتھی کتاب ۳۔ طوبیاس ۴۔ یہودت ۵۔ اضافۂ آستر ۶۔ حکمت۔ اب ذیل تحریرات مشمولہ "مساتیر معروفہ" کا بیان ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

ابن سیراخ۔ ابن سیراخ دوسری صدی ق م یا اُس سے کچھ پہلے کی تصنیف ہے۔ غالباً عبرانی میں تصنیف ہوئی اور مصر میں بزبان یونانی ترجمہ ہوا۔ نوعیت اور مضامین کے لحاظ سے یہ کتاب امثال کی کتاب کی مانند ہے یعنی از قسم حکمیات ہے۔ فلسطین کے یہودیوں نے اس کو الہامی تسلیم نہیں کیا۔ البتہ ہفتاد اور رومن کیتھولک بائبل میں شامل ہے۔ قدیم زمانہ میں مقدس اغسطین اور بعض دیگر بزرگان دین اس کے زیادہ شائق تھے۔ چند امثال و اقوال مندرجہ ابن سیراخ حسب ذیل ہیں۔ "کسی شخص کو اسکی موت سے پہلے مبارک نہ کہو" "جو قیر چھوئیگا وہ ضرور آلودہ ہو جائیگا" "عورت سے گناہ شروع ہوا اور اُس کے باعث ہم سب مرتے ہیں" "بل جانے والا کیڑا کو انگشت ہوگا" "خرمہ در درخت میں گناہ آلگتا ہے" یہ امر قابل غور ہے کہ اس کتاب میں مُردوں کی قیامت یا بقائے روح کے متعلق ایک حرف بھی نہیں ہے۔

باروخ۔ باروخ کی کتاب متفرق رسالہ جات کا مجموعہ





ہے۔ اسی وجہ سے اکثر علما کا اتفاق ہے کہ یہ کتاب کئی مصنفوں کی لکھی ہوئی ہے۔ اصل زبان کے بابت بھی اختلاف رائے ہے۔ کوئی یونانی بتاتا ہے کوئی عبرانی اور بعض کہتے ہیں کہ مختلف اجزا مختلف زبانوں میں تصنیف ہوئے تھے۔ مثلاً عبرانی - آرامی - یونانی میں بعضوں کا زیادہ تر یہ ہے کہ جو یہودی بابل میں اسیر ہو کر گئے تھے اور جو یروشلم میں باقی رہ گئے تھے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اور اسیری کو اپنے گناہوں کی وجہ سزا قرار دیتے اور خدا سے رحم کی التجا کرتے ہیں۔ یہ کتاب ہفتاد اور رومن کیتھولک بائبل دونوں میں شامل ہے اس کے مختلف قسم کے اجزا [illegible] ق م اور [illegible] کے کچھ بعد کے درمیان تصنیف ہوئے ہیں۔

نامۂ یرمیاہ۔ یہ نامہ گویا یرمیاہ نبی کی جانب سے اُن یہودیوں کے نام ہے جو بابل میں اسیر تھے۔ مضمون یہ ہے کہ تم سات پشت تک اسیری میں رہو گے۔ وہاں بتوں کی پرستش ہوتی ہوئی دیکھو گے لیکن خبردار رہنا کیونکہ بے جان بت نہ بول سکتے ہیں نہ کچھ سن سکتے ہیں۔ پس جو خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتا وہ اوروں کو کیا فیض پہنچائیگا۔ نامہ مذکور کی تاریخ تصنیف غیر متعین ہے مصنف کوئی یونانی الخیال یہودی تھا اور غالباً شہر سکندریہ کا باشندہ تھا۔ چونکہ معلوم تھا کہ یرمیاہ نبی نے اس طرح کا خط لکھا تھا۔ مصنف مذکور کو موقع ہاتھ آیا کہ نامہ تصنیف کر کے اسی کے پردہ میں مصر کے بتوں کا مضحکہ اڑا دے۔

اضافۂ دانیل۔ اضافۂ دانیل میں لفظ اضافہ سے وہی مراد ہے جو کہ ہم پہلے اضافۂ آستر کے بیان میں بتا چکے ہیں۔ اضافۂ دانیل کے تین حصے ہیں یعنی (۱) سوسن (۲) بیل و اژدہا (۳) تین بچوں کا گیت باعتبار مضمون ان تینوں میں سے پہلے دو حصوں کا دانیل کی کتاب کے متن قانونی سے کوئی تعلق نہیں تیسرا حصہ البتہ کتاب مذکور کے قصہ کی اس کمی کو پورا کرتا ہے جو کہ تیسرے باب کی تیئیسویں اور چوبیسویں آیت کے درمیان پائی جاتی ہے۔ (۱) سوسن کی تاریخ تصنیف ۱۰۰ ق م اور ۵۰ ق م کے درمیان سمجھی جاتی ہے اور زبان عبرانی یا آرامی تھی۔ (۲) دوسرے حصہ (بیل اور اژدہا) کے دو یونانی متن موجود ہیں اور بعض علما کا خیال ہے کہ یہ حصہ اصلاً یونانی ہی میں تصنیف ہوا تھا لیکن ہنوز یہ امر غیر متعین ہے۔ (۳) تیسرے حصہ (تین بچوں کا گیت) میں تین بچوں سے عزریاہ، حننیاہ اور میسائیل مراد ہیں۔ اصل زبان کے بارے میں اختلاف رائے ہے۔ بعض علما یونانی سمجھتے ہیں اور بعض عبرانی۔

دعائے منسی۔ تواریخ کی دوسری کتاب ۳۳: ۱۱-۱۳ ، ۱۸-۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ تواریخ مذکور کے لکھنے والے نے دعائے منسی اور منسی کے دیگر حالات کسی قدیم کتاب میں لکھے دیکھے تھے جس کو وہ اسرائیل کے بادشاہوں کی تواریخ کہتا ہے۔ اب لازمی سوال پیدا ہوتا ہے کہ زیر بحث اور اس دعائے منسی میں کیا تعلق ہے جس کا اشارہ تواریخ کی دوسری کتاب کے مقام مذکور میں پایا جاتا ہے۔ ایک مشہور عالم کا خیال ہے کہ موجودہ دعائے منسی جو کہ بزبان یونانی ہے اصل عبرانی کا ترجمہ ہے۔ دیگر علما کا خیال ہے کہ یہ اصل عبرانی کا ترجمہ نہیں ہے۔ بلکہ الگ ایک یونانی تحریر ہے۔ جو کہ بائبل کے کسی نسخہ سے ماخوذ ہے۔ دعائے مذکورہ مزامیر استغفار کی وضع پر ہے۔ طرز تحریر سادہ اور عبارت بلیغ ہے۔ یہ غالباً مکابیوں کے زمانہ کی تصنیف ہے۔

مکابیوں کی پہلی کتاب۔ مکابیوں کی پانچ کتابیں ہیں لیکن ہم یہاں صرف پہلی اور دوسری کتاب سے بحث کرینگے۔ کیونکہ یہی دو ساتیر معروف میں شامل ہیں۔ دیگر وجوہ سے بھی یہی دو کتابیں قابل توجہ ہیں کیونکہ باقی تین بلحاظ تاریخ مکابیوں سے براہ راست متعلق نہیں ہیں۔ مکابیوں کی پہلی کتاب تاریخ یہود کا ایک بیش بہا خزانہ ہے اس میں یہودیوں کے ایک مخصوص زمانہ (۱۷۵ ق م تا ۱۳۵ ق م) کا تاریخی حال صحت کے ساتھ درج ہے۔ مکابی ایک مشہور یہودی خاندان کا نام ہے جس نے زمانہ مذکور میں یونانی بادشاہ انطاکوس چہارم کے مقابلہ میں داد شجاعت دی تھی۔ اور اپنی قوم کو کم از کم کچھ عرصے کے لئے آزاد کر کے یونانیوں کے ظلم و تعدی سے محفوظ رکھا تھا۔ یہ کتاب اصل عبرانی میں تصنیف ہوئی تھی۔ لیکن اب اصل عبرانی مفقود ہے۔ اور صرف یونانی ترجمہ ملتا ہے۔ چونکہ اس کتاب میں بقائے روح اور معاد کا مطلق ذکر نہیں ہے۔ اس بنا پر بعض علما کا قیاس ہے کہ مصنف کوئی صدوقی تھا۔ ۱۲۵ ق م اور ۷۰ ق م کے درمیان کی تصنیف ہے۔

مکابیوں کی دوسری کتاب۔ مکابیوں کی دوسری کتاب بہ تاریخی حیثیت اور معتبر ہونے کے لحاظ سے پہلی کتاب کے مقابلہ میں بہت گھٹ کر ہے اور اُس کے بعد کی تصنیف ہے۔ اس میں کل پندرہ سال یعنی ۱۷۶ ق م تا ۱۶۱ ق م کا حال ہے۔ اگرچہ زیادہ تفصیل کے ساتھ ہے لیکن مبالغہ اور قومی تعصب کی رنگ آمیزی سے خالی نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کی غرض یہودیوں کی تنبیہ ہے۔ یہ کتاب درحقیقت کسی اور یہودی مصنف کی ایک ضخیم کتاب کا اختصار ہے۔ اصل زبان یونانی ہے۔ مگر طرز ادا کے اعتبار سے مکابیوں کی پہلی کتاب سے گری ہوئی ہے۔ چونکہ بقائے روح اور قیامت کا ذکر اس میں موجود ہے۔ بہ نسبت علما کا خیال ہے کہ اس کتاب کا مصنف کوئی فریسی تھا۔

(باقی دارد) عابد مسیح

رُباعیات

پیوستہ خدا ای را اطاعت میکن
جان و دل خویش صرف طاعت میکن
تا صاحب آبرو شوی چوں خورشید
با نان جویں شور قناعت میکن

شور مرحوم

شاں از عدم آمدیم و مجزون رفتیم
با دیدۂ زار و دل پُر خون رفتیم
داغ فتنۂ شور دوریں داریم
از بہر چہ آمدیم و بیس چوں رفتیم

و دیم بے دیدۂ آخر بیں
ہیچ است ہر جا ساں و ہم زمیں
اے شور چہ پُرسی از نجات عالم
دُنیا تنگی و اہلِ دُنیا کم از یں

(۷)

حیرت زدہ از فتنۂ گردشاں مائیم
درد ہر غم از خانہ بدوشاں مائیم
از شور چہ پرسیم و چہ گوئیم اے وائے
دانیم کہ در شہر خموشاں مائیم

عاشق نہیں جان جہاں میں تنہا تیرا
ہے سارا جہاں چاہنے والا تیرا۔
گھایل ہے ترے خنجر ابرو کا ہر ایک
کس دل میں نہیں درد مسیحا تیرا

عابد

نورافشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

مرزائی اصحاب کی نظر میں لولاک کی قدر

مسئلہ ابتدائے آفرینش کی نسبت مختلف مذاہب و ادیان کے مختلف بیان اور اعتقاد ہیں۔ کوئی مادہ کو مخلوق اور کوئی پرکرتی کو شل پرماتما اور آتما انادی یعنے ازلی مانتا ہے۔ کوئی ذات خدا اور ماسوی اللہ کو ایک ہی حقیقت کی دو ظاہری صورتیں قرار دیتا ہے۔ مگر اہل اسلام کے نزدیک خدا کے سوائے تمام اشیا مخلوق اور حادث ہیں۔ اور ان کا مسئلہ خصوصی یہ ہے کہ خدا نے سب سے پیشتر اپنے نور سے حضرت محمد صاحب کے نور کو پیدا کیا اور نور محمدی سے باقی تمام مخلوقات کو خلق کیا۔ بحر القصص الانبیا میں سعد روایت ہے کہ حضرت محمد صاحب نے فرمایا کہ خدا نے مجھے اپنے نور سے بنایا اور میرے نور سے باقی اور مخلوق کو پیدا کیا۔ مسلمانوں میں اَوّل ما خلق اللہ نوری کی حدیث مشہور ہے۔

عام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آدم کی پیدایش سے پہلے خدا نے اپنے نور سے ایک شعاع لیکر محمد صاحب کا بدن بنایا اور کہا کہ تو مقبول اور برگزیدہ ہے۔ اور حسب بیان حدیث نقلت من اصلاب طیبۃ الی ارحام طاھرۃ" محمد صاحب کا نور آدم سے لیکر پاک مردوں کی پشتوں سے نیک ماؤں کے پیٹوں میں پڑتا ہوا اپنے وقت پر عرب میں عبداللہ کے ہاں مجسم ہوا۔ یعنی کا جسم کسی خاص مخفی طور پر ایک مدت تک پوشیدہ رہا اور وہ نور جس سے خدا نے محمد صاحب کو بنایا تھا۔ اس وقت ظاہر ہوا جب آپ نمایاں طور پر دُنیا میں آئے۔ یہ مختصر عقیدہ اہل اسلام کا نور محمدی کے متعلق ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ لولاک[۱] لما خلقت الافلاک۔ یعنے خدا نے محمد صاحب سے کہا کہ اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ اسی حدیث کی بنا پر مسلمانوں کو لولاک کی شان میں نعت پڑھتے اکثر سُنتا ہے۔ اور نعت محمدی کی ایسی کتاب نہ ملیگی جس میں لولاک کے گن نہ گائے گئے ہوں۔ ستر جا نام سنا اس غزل کو پڑھا یا سُنا ہوگا ع

لولاک کا سہرا سر سومت اک راج کو لاکھ آرت ہے

اب چونکہ محمد صاحب کی نسبت یہ اعتقاد ہے کہ وہ بجائے نام خاکی جسم رکھتے تھے درحقیقت وہ نوری مخلوق تھے اس واسطے اُن کے جسم کا سایہ نہ پڑتا تھا۔ ایک مسلمان شاعر کا یہ مصرعہ ساز آگیا۔ کہ

سراپا نور تھا اس واسطے سایہ نہ تھا تن کا

اب رہی یہ بات کہ یہ مسئلہ صرف کتب اسلامی میں آیا ہے یا اس کا سراغ پیدایش اسلام سے بھی پیشتر ملتا ہے بالکل آسان ہے۔ انجیل کا سرسری مطالعہ کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ بعینہٖ یہ بیان کتب مقدسہ مسیحی سے لیا گیا۔ اور اس کو محمدی رنگ دیا گیا ہے۔ وہ آیت جس پر شاید سب سے اعتراض اہل اسلام کرتے ہیں مسیحی شان لولاک کی آیت ہے۔ کہ "ابتدا میں کلام تھا۔ کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام ہی خدا تھا۔۔۔۔۔۔ ساری چیزیں اس کے وسیلے پیدا ہوئیں۔۔۔۔ اس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا۔۔۔۔ حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔۔۔ اور (وہ) کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ وغیرہ"۔

یہ تمام بیان۔ نور محمدی کی داستان سے قریبا چھ سو سال پیشتر انجیل میں مذکور و مسطور تھا اور

[۱] یہ کوئی حدیث نہیں ہے۔ اڈیٹر۔

جس طرح کہ محمد صاحب نے مروجہ مسیحیوں کی مدد سے متعدد مسائل یہودیت و مسیحیت کو اپنا رنگ دیکر قرآن اور احادیث میں منتقل کر لیا اسی طرح اس نور مسیح کے مسئلہ کو اپنی ذات سے منسوب کر کے جاہل عربوں کو ہیرو بنانے میں ہوشیاری سے کام لیا ہے۔ مگر مرزائی صاحبان اس مسئلہ کو تسلیم کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں جو کہ یسوع شان لولاک کے لئے ایک بھاری فتح کا پیش خیمہ ہے جو کہ تمام اسلامی آبادی پر آئے حاصل ہوگا۔ مرحوم مسٹر اکبر مسیح نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ اگر مرزا کے قادیانی کا وجود قطعیت ہے تو اہم مسیحیوں کے لئے اور اس کی کتابوں نے عیسائی مناظرین کے ہاتھ بہت مضبوط کر دیئے۔ بکسر صلیب کے نام سے مرزا جی نے صلیب کو مسلمانوں کے درمیان نصب کیا۔ اور مرزا صاحب کا وجود بنا ہے تو مسلمانوں کے لئے کیونکہ مرزا صاحب نے ہی خداوند مسیح کی موت اور اس کا صلیب پر چڑھنا ثابت کیا

چونکہ خلیفہ پر نبی کی پیروی لازم ہوتی ہے۔ لہذا مرزا کی پیروی میں اس کے خلفا بھی اسلام کے مسائل خصوصی کو محض غلط روایات کہہ کر مسیحیت کی ایک بڑی بھاری خدمت سرانجام دے رہے ہیں چنانچہ الفضل قادیان مجریہ ۲۸ ستمبر میں رسالہ ہمارے زیر تنقید ہے اور اس میں زیر عنوان "نور محمدی" مندرجہ ذیل بیان پڑھکر ہماری زبان سے فوراً نکلا کہ مرزا جی کا

اسلام پر تازہ احسان

یہی ہے۔ اہل اسلام اور مسیحی ہمدرد کے فائدہ کے لئے مقتبس ہے

"ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عریضہ تحریر کیا کہ غیر احمدی اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قبل اس کے کہ کوئی فلک ملک یا کوئی اور چیز پیدا کرتا نور محمدی کو پیدا کیا اور وہ نور یہ کہ رسول کریم (یعنی محمد صاحب) کا نور بشکل طاؤس (مور) یا طوطے کے تھا اور وہ ۷۰ ہم ہزار سال کے بعد پانی سے نکلا اور اس نے پروں کو جھاڑا۔ پھر اس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے گرے۔ ان قطروں سے وہ نبی پیدا ہوئے جو کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔ میں اس مسئلہ کا قائل نہیں ہوں۔ حضور کیا فرماتے ہیں؟"

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ یہ باتیں غلط روایات کی بنا پر مشہور ہیں۔ باقی نور محمدی۔ اس میں شک نہیں کہ پہلے بنا یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان میں محمد صلعم جیسا انسان پیدا ہونے کی قابلیت رکھی تب آدم سے پیدا کیا۔ پس اس لحاظ سے وہ پہلے بنا تھا"

مندرجہ بالا اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفۃ المسیح قادیانی نے نور محمدی کے مسئلہ مسلمہ چودہ سالہ کو غلط روایت کہہ کر ہندوستان بلکہ کل دنیا کے اہل اسلام کے آگے مسیحیت کے مسئلہ کلام یعنی یسوع مسیح ہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا اور جو کچھ پیدا ہوا کے وسیلے سے پیدا ہوئیں اور وہ نور تھا" کو پیش کرنے کے لئے راہ صاف کر دی ہے۔ اسی کو کہتے ہیں "حق بزبان عدو جاری" ابھی دیکھئے مرزائی چیلے اسلام کے مسلمات سے کہاں تک انکار کر کے انجیل اور صلیبی اشاعت حقیقت کے لئے میدان صاف کرتے ہیں تاکہ خداوند مسیح کی بادشاہت اہل اسلام کے بیچ میں قائم ہو جائے اور وہ حقیقی لولاک کی شان میں راقم کے ہم زبان ہو کر خوش الحانی سے پکاریں ؎

جو نور مسیحا نہ موجود ہوتا
قسم ہے خدائی خدائی نہ ہوتی

خان

غزل
در
شان لولاک

مسیحا نہ ہوتا خدائی نہ ہوتی
خدا نے خدائی دکھائی نہ ہوتی

خدا خود بشکل مسیح گر نہ آتا
خدا سے ہمیں آشنائی نہ ہوتی

نہ ہوتا مسیح مظہر ذات ربی
کہاں کبھی کبریائی نہ ہوتی

اگر خیر کا کسب آدم نہ کرتا
خدا سے کبھی بھی جدائی نہ ہوتی

ملاتا نہ گر آدم ثانی آکر
طرح رب سے ملنے کی پائی نہ ہوتی

خدا سے ہے پیغمبر خدا نے ملایا
ہماری وہاں تک رسائی نہ ہوتی

نہ فدیہ میں دیتا وہ گر جان اپنی
تو سارے جہاں کی بھلائی نہ ہوتی

کیا بند عصیاں سے آزاد اس نے
بجز اس کے ہرگز رہائی نہ ہوتی

ضرورت نہ کفارے کی حق کو کوئی بھی
جو انساں میں مطلق برائی نہ ہوتی

شفا خون سے گر مسیحا نہ دیتا
مرض کی گنہ کے دوائی نہ ہوتی

ہوئے فضل سے دور سب داغ عصیاں
شریعت سے دل کی صفائی نہ ہوتی

پلایا ہے آب حیات اس نے سب کو
کبھی خضر سے رہنمائی نہ ہوتی

جو مدحت سرائی نہ کرتے مسیح کی
بیاں میں یہ رنگیں ادائی نہ ہوتی

نہ محبوب بے شکل ہوتا مسیح گر
تو ہم نے بھی اُلفت لگائی نہ ہوتی
یہ اُس کا ہی در ہے جو قرباں آگیا ہے
در دیگر پہ جبہ سائی نہ ہوتی
قربان

عالمگیر دُعا کا ہفتہ

ہمیں ابھی دُعا کے مضامین ملے ہیں۔ پورے معاً شائع نہیں کر سکتے۔ تیسری کاپی تیار ہے جس میں صرف مضامین ہی درج کر سکتے ہیں۔ تفصیل نہیں دے سکتے۔ ایڈیٹر۔

عالمگیر دعا کے ہفتہ کے واسطے مضامین

ہفتہ دعائیہ ۱۹۲۳ء کی جنوری ۷ سے ۱۳ تاریخ تک ہوگا

بروز اتوار ۷ تاریخ ۱۹۲۳ء وعظ و خطبوں کے لئے آیات۔ خروج ۳۳: ۱۵ و یسعیاہ ۶۰: ۱ و یوحنا ۱۵: ۱۶ و مکاشفہ ۲۱: ۵۔

بروز پیر ۸ جنوری ۱۹۲۳ء شکر گذاری اور خاکساری۔ تلاوت کلام۔ زبور ۱۰۳ و متی ۱۱: ۱-۲۱ و ۲ قرنتھیوں ۹۔

بروز منگل ۹ جنوری ۱۹۲۳ء عالمگیر کلیسیا۔ ایک جسم جس کا سر مسیح ہے۔ تلاوت کلام یسعیاہ ۶۰: ۱-۱۰ و لوقا ۲۲: ۱۴-۳۰ و ۱ قرنتھیوں ۱۲ و افسیوں ۴: ۱-۱۶۔

بروز بدھ ۱۰ جنوری ۱۹۲۳ء قومیں اور اُن کے حکمران۔ تلاوت کلام زبور ۷۲ و ۶۷ و زکریاہ ۸: ۱-۵ و افسیوں ۲: ۱۳-۲۲۔

بروز جمعرات ۱۱ جنوری ۱۹۲۳ء مشنیں۔ تلاوت کلام یسعیاہ ۳۵ و اعمال ۴: ۵-۱۲ و رومیوں ۱۰: ۱۱-۲۱۔

بروز جمعہ ۱۲ جنوری ۱۹۲۳ء خاندان۔ مدارس۔ کالج اور نوجوان۔ تلاوت کلام متی ۱۵: ۱۳-۲۰۔ امثال ۴: ۱-۱۰ و زبور ۱۱۹: ۹-۱۶ و ۳۳-۴۰۔

بروز سنیچر ۱۳ جنوری ۱۹۲۳ء۔ [illegible] اور یہودی۔ تلاوت کلام۔ یسعیاہ ۴۰: ۱-۵ و ۹-۱۱۔ یوحنا ۱۰: ۱۴-۱۸ و افسیوں ۲: ۱۱-۲۲ و ۲ قرنتھیوں ۵: ۱۸-۲۱۔

برٹش اور فارین بائبل سوسائٹی

بائبل کے حامیوں اور دوستوں سے اپیل۔

برٹش اور فارین بائبل سوسائٹی کی بنیاد ۱۸۰۴ء میں ڈالی گئی۔ ۱۸۱۱ء سے اس سوسائٹی نے ہندوستان میں کام شروع کیا۔ اس کے پریذیڈنٹ ایچ۔ آر۔ ایچ دی ڈیوک آف کناٹ ہیں۔ اس کے وائس پریذیڈنٹس میں آرچ بشپ کنٹربری اور ایک لارڈ بشپ ہو چکے ہیں۔

بائبل کے ۵۳۸ زبانوں میں ترجمے

	پوری بائبل کے	نئے عہد نامہ کے	بائبل کے حصے*	کل میزان
یورپ کی زبانوں میں	۴۲	۱۸	۲۳	۸۳
افریقہ کی زبانوں میں	۲۳	۳۶	۹۹	۱۵۸
ایشیا کی زبانیں	۵۳	۴۵	۸۵	۱۸۳
امریکہ کی زبانیں	۴	۱۱	۲۵	۴۰
آسٹریلیا کی زبانیں	۱۳	۱۶	۴۵	۷۴
کل میزان	۱۵۳	۱۲۶	۲۷۷	۵۳۸

* حصوں سے مراد بائبل کی ایک مکمل کتاب ہے عموماً انجیل اور زبور کی کتاب مراد ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بائبل سوسائٹی کے روبرو ایسے عظیم الشان کام کی انجام دہی کے لئے حقیقۃً مالی مشکلات درپیش رہ سکتی ہیں اور کام دنیا ضروری ہے کہ اسی پیغام مسیحی کام کا دارومدار ہے سوسائٹی کا یہ حصہ ہے کہ وہ ہر ایک زبان بولنے والے غریب سے غریب آدمی کو بائبل کی ایک ایک پہنچا دیوے۔ ایسے عالمگیر کام کی انجام دہی کے لئے جس قدر سرمایہ بہم پہنچایا جائے اُس قدر کم ہے۔ لہٰذا بائبل سوسائٹی کی پنجابی شاخوں کے منتظموں کی طرف سے اپیل شائع ہوئی ہے کہ اسے ۱۹۲۳ء کے ہر ایک دن کے لئے مبلغ تین روپیہ یومیہ کی ضرورت ہے ہمیں پختہ یقین ہے بائبل کے دوست سوسائٹی کی اس ضرورت کو رفع فرمائیں گے جو صاحب سوسائٹی کی پنجابی شاخ کو مدد دینا چاہے وہ اپنا چندہ ذیل کے پتہ پر روانہ فرمائے

بائبل سوسائٹی۔ انارکلی سٹریٹ
لاہور۔

انبیازادوں کا کرسیا کرسٹ آشرم

ماہ نومبر کی ۳۰ تاریخ مہنت نرنگ گرداس (کرسٹ آنند) سادھو سندر سنگھ اور پادری ڈینیئل کی ایک کمیٹی بمقام رڑکی منعقد ہوئی۔ تاکہ آشرم کے متعلق صلاح و مشورہ کیا جاوے۔ سادھو سندر سنگھ نے اس آشرم کی شرکت قبول فرمائی۔ چونکہ اُن کی خدمت ایک جگہ بیٹھنے کے لائق نہ ہے۔ اس لئے وہ مقامی مہنت کے عہدہ کو قبول کرنے سے معذور رہیں۔ لیکن انہوں نے ہر طرح امداد کا وعدہ فرمایا۔ یا یوں کہئے کہ وہ ایک طور پر اس آشرم کے سیلانی مہنت کی خدمت

انجام دینگے۔ اور بوقت ضرورت خود بھی اس آشرم میں بیٹھکر تعلیم و تلقین و مشورہ وغیرہ میں حصہ لینگے۔

تحریر وغیرہ کا کام پادری راغب صاحب (کلارک آباد۔ ضلع لاہور) کے سپرد کیا گیا۔ اس لئے ہر قسم کی خط و کتابت آشرم کے متعلق ان سے ہی کی جاوے۔

مسٹر فرنیک اگروال صاحب آشرم میں طبی خدمت کی خدمت انجام دینگے۔

نام کرسٹ آشرم رکھا گیا ہے۔ اس لئے سب معاونین سے التماس ہے کہ آئندہ خط و کتابت میں اسی نام سے یاد فرمایا کریں۔

جو قوانین سابقہ مضمون میں درج کئے گئے ہیں ان کی تصدیق کی گئی۔ اور حسب ضرورت ہر دو مسٹ جد صلاح معاونین قوانین میں ترمیم کر سکتے ہیں۔

خداوند سے امید ہے کہ ان اصحاب کے نیک ارادے پھل لاوینگے۔ اور یہ آشرم ہند کی کلیسیاؤں میں اتحاد اور نئی زندگی کا موجب ہوگا۔

امید ہے کہ آئندہ موسم بہار میں کھل جاویگا تاریخ اجرائے سے بذریعہ اخبارات اطلاع دی جاوے گی۔

اس قسم کے آشرم کی خواہش تو مدت سے کی جارہی ہے۔ اور خدا نے خود ہی ہماری اس خواہش کو پورا کر دیا ہے۔

اب صرف یہ دیکھنا باقی ہے کہ کون مرد میدان ہیں کہ خداوند کی خاطر اور روحوں کی نجات کے لئے اپنے آپ کو نذر گذرانتا ہے۔

جو پیاسا ہے آوے اور پئے

گدائے آشرم۔ فیض اللہ

لاہور میونسپلٹی میں ۳۰ ہزار کے غبن کے الزام میں دو محاسب معطل کر دیئے گئے۔

خبریں

عدم تعاون کی تحریک میں زندگی نہیں رہی۔ اگرچہ لوگ اب تک لکیر پیٹ رہے ہیں۔ پر سانپ نکل چکا ہے۔ خود کانگریس میں اختلافات رائے قائم ہو گیا ہے۔ سول نافرمانی کا سوال تمام ہو چکا ہے کونسلوں کے بائیکاٹ کے بارہ میں بھی ضعف آگیا ہے۔ اب زبردست عدم تعاون اصحاب کونسلوں کی ممبریت کو اپنی کامیابی کی راہ سمجھنے لگے ہیں۔ وہ سوچنے لگے ہیں کہ کونسلوں میں شامل ہو کر گورنمنٹ کو آسانی سے عاجز کر سکینگے۔ خیر ان کی آئندہ امید خواہ کیسی ہی ہو لیکن ان کی پہلی امید مر چکی۔ اگر پہلی امید میں کوئی رمق باقی ہو تو اس کے رخصت ہونے کا ہر ایک کو یقین ہے۔ لطف تو یہ ہے کہ عدم تعاون کی تحریک کی باگ اس کے دوستوں کے ہاتھوں سے نکل ہے۔ اب اگر کسی کو یہ امید ہو کہ کونسلوں کی شمولیت میں سوراجیہ آسانی سے مل جائیگا تو اس تجویز پر بھی عمل کر کے دیکھ لیا جائے۔ حسرت دل بھی کیوں رہے! پر ہم تو پہلے کی طرح پھر بھی یہی کہینگے کہ ؎

اوڑک بچہ مولیا توں ہی نیاں

پنجاب میں اکالی تحریک زوروں پر ہے۔ گورنمنٹ نے اکالی صاحبان کے ساتھ غیر معمولی طور سے نرمی اور مہربانی کا سلوک کیا ہے۔ اکالی صاحبان کے سکھا شاہی دھکے برداشت کئے ہیں۔ ان کی سول نافرمانی کی سینہ زوریاں دیکھ کر ان کے تمام مطالبے پورے کر دیئے ہیں۔ آج کے دن وہ ایک گرو کے باغ کی لکڑیاں ہی نہیں کاٹ رہے بلکہ کئی گوردواروں پر قابض ہو چکے ہیں۔ مگر گورنمنٹ کی اس دریا دلی پر مظلوم اکالی شاکی ہوں پر اس میں کلام نہیں کہ گورنمنٹ نے سکھوں کو خوش کرنے کی کسر باقی نہیں رکھی۔ گورنمنٹ کے یہ احسانات دیکھ کر خصوصاً قیدیوں کی رہائی کے طریق عمل کو دیکھ کر بھی اگر گورو کی اکالی سکھ گورنمنٹ کی دوستی کا معترف نہ ہو تو یہ بات ماننی پڑیگی کہ اکالی تحریک کا مقصد گوردواروں پر قبضہ کرنے کے سوا تھا۔

بعض ہندو اخبار جہانگیر تی گنگا سے نہر نکالنے کے قصد پر گورنمنٹ پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ جہانگیر تی گنگا پر بند باندھا جائے خصوصاً سناتنی ہندوؤں میں ہل چل ہو رہی ہے۔ یہ بند ضرور ضلع علیگڑھ میں باندھنے کی تجویز ہے۔ سناتنی ہندو شور مچا رہے ہیں اور گورنمنٹ سے عدم تعاون کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ستیاگرہ کرنے کے خوف دلا رہے ہیں۔ یہ ہماری وسعت خیال کی ایک ادنے مثال ہے۔ ملک کے لوگ پانی کی قلت کی وجہ سے بھوکے پیاسے خواہ مر جائیں۔ پر جہانگیر تی گنگا کا پانی نہر میں جانے نہیں دینا دھرم سمجھا جائے۔ اس تنگ نظری کی حالت میں اگر نہر بھی مل جائے تو اہل وطن کو بھوک اور پیاس کی کمی کیا ہو سکتی ہے!

لاہور ۷ دسمبر کی شام کے ۵ بجے کے قریب بھونچال کے اچھے تین جھٹکے محسوس ہوتے ہوئے خیر سے گذر گئے۔

شکر کا مقام ہے کہ مورخہ ۱۱ و ۱۲ دسمبر کے روز لاہور میں بارش ہوئی۔ بادل ہنوز چھا رہے ہیں مزید بارش کی امید ہے۔ بڑے موقع پر بارش شروع ہوئی ہے۔ فصل کو بڑا فائدہ ہوگا۔

انورپاشا کی بابت ایک عرصہ سے متضاد خبریں

اخباروں میں شائع ہو رہی ہیں۔ کبھی کسی پرچہ میں آپ کے مرنے کی خبر نکل آتی ہے کسی میں زندہ پائے جانے کی خبر شائع ہو جاتی ہے۔ کبھی آپ پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ کبھی ماتم کا اظہار ہو جاتا ہے پھر خبر شائع ہو جاتی ہے کہ انور پاشا زندہ ہے تا حال حقیقت کا کسی کو علم نہیں۔ واللہ اعلم۔

لنڈن، دسمبر کی خبر ہے کہ لاسین کانفرنس میں ترکوں نے دول متحدہ کی تجاویز کو منظور کر لیا ہے خصوصاً آبنائے روم کی بابت قصہ تمام ہو چکا ہے۔ ٹرکی اور دول متحدہ کے باہمی تعلقات کا تسلی بخش تصفیہ ہو گیا ہے۔ روس اور ٹرکی کے تعلقات بھی طے ہو گئے مسٹر کرزن کے طرز عمل کا ترکوں پر اچھا اثر پڑا ہے۔

اناطولیہ اور تھریس سے پناہ گیر چلے گئے ہیں انگلش گورنمنٹ نے ان کی طرف خاص توجہ کی ہے۔ یہ پناہ گیر یونانی علاقہ میں جمع ہو رہے ہیں ان کے لئے چندہ کی فہرست عام کھولی گئی ہے۔ ان کا ماہ اکتوبر میں شمار ۲۲۰۰۰۰ کا تھا برٹش گورنمنٹ نے ان کے بچانے میں کمال کوشش کی ہے۔

لنڈن، دسمبر کی خبر ہے کہ برٹش چیمبر آف کامرس نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جرمنی کو تاوان کی ادائیگی کے لئے مہلت ملے اور اسے انٹرنیشنل قرضہ دیا جائے جس سے وہ قرضہ ادا کر سکے۔

ورجینیا (امریکہ)، دسمبر کی خبر ہے کہ میجر گیبرٹ اور کیپٹن ڈوئل اور چار دوسرے آدمی جو ہوائی جہاز پر سوار تھے ایک پہیہ کے باہر نکل جانے سے چھے آدمی جل مرے اور دونوں ہوائی جہاز چکنا چور ہو گئے۔

لنڈن، دسمبر کی خبر ہے کہ دول متحدہ کے افسروں پر جو ہوا یا میں حملہ کیا گیا تھا جس کی وجہ سے برابر ... ۵۰ پونڈ جرمانہ کیا گیا تھا۔ برا ریا اس پر بھی لاکر کے رو برو صلح پسند نہیں ہوا وہ جرمانہ بھی دینا نہیں چاہتا۔ برا ریا کا ذخیرہ بغرض قبضہ کر لینے کے برن چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

لاہور، دسمبر کی خبر ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے گورو کے باغ کے قیدیوں کی بابت یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو اکالی قیدی پچاس برس سے اوپر کا ہے اور ۱۸ برس سے نیچے کا ہے اسے رہا کر دیا جائے اس فیصلے کے موافق لاہور جیل سے چار سو اکالی قیدی رہا کر دیئے ہیں بلکہ امید ہے کہ اس قسم کی رہائیاں دوسرے قید خانوں سے بھی ہوتی ہونگی۔

شملہ، دسمبر کی خبر ہے کہ وہاں گرانڈ ہوٹل میں آگ لگ گئی۔ جو ایک کمرے کی چمنی سے شروع ہوئی۔ تمام عمارت جل گئی قریباً چھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

مدراس، دسمبر کی خبر ہے کہ مدراس کے ساحل پر طوفان کے سبب سے دو جہاز غرق ہو گئے ہیں ایک پر تیل کو لدا تھا اور دوسرے پر چاول لدے تھے بیچارے جہاز ٹکرا کر چور ہو گئے۔ چاول نکال لئے گئے ہیں۔ ملاح مر گئے۔ چار کی لاشیں برآمد ہوگئی ہیں۔

پورٹ لینڈ (اریگان امریکہ)، دسمبر کی خبر ہے کہ قصبہ اسٹوریا اور اریگان آگ سے تباہ ہو گئے ہیں ۔۔۔۔۔ ۲ ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔

آکسفورڈ و لاسین ۸ دسمبر کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کی ابتک پوری تسلی نہیں ہوئی ہے۔ دول متحدہ کی پیش کردہ تجویزوں کو منظور کرنے میں ٹرکی دقت کی بابت اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے۔

ای۔ آئی۔ ریلوے کے تمام علاقہ پر نہایت سخت فساد ہو گیا ہے۔ کئی آدمی زخمی ہو گئے ہیں۔

پورسٹل جیل سے ۳ سو اکالی رہا کر دیئے گئے۔ حکومت کی سختی کو اکالیوں نے منظور کیا حکومت انہیں چھوڑنے پر مجبور ہو گئی۔

مسٹر داس نے کلکتہ میں شراب کی دوکانوں پر پہرہ لگانے کے لئے والنٹیر مانگے ہیں۔ اس کام میں وہ سب سے آگے ہونگے۔ جیل کی تیاری پہرہ کافی والنٹیر مہیا ہو جانے پر کام شروع کر دیا جائیگا اور جب تک تمام والنٹیر جیل نہ چلے جائیں کام جاری رہیگا۔ دیکھئے۔

سیلم کے ڈاکٹر ورداراجو کے خلاف ادائیگی انکم ٹیکس سے انکار پر جائیداد کی قرقی کے وارنٹ جاری ہونے کی افواہ ہے۔

اس افواہ پر بڑی سنسنی پھیل گئی ہے ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا کہ انہوں نے سوئی تک ٹیکس دینے سے انکار کر دیا ہے۔

شریمتی گاندھی نے دورہ پنجاب میں منگل کے روز جلیانوالہ باغ امرتسر میں ایک پرزور تقریر کی اور کہا اب سونے کا وقت نہیں۔

لاہور ٹریڈ یونین نے اپنے ایک جلسہ میں قرار دیا ہے کہ آئندہ ڈاکخانہ کے پارسلوں پر محصول چونگی ادا نہ کیا جائے۔ اھ۔

اس سلسلہ میں میونسپلٹی لاہور کی طرف سے جن اشخاص پر مقدمات دائر ہوں ان کا خرچ متعلقہ مقدمات یونین ادا کرے گی۔

اس مطلب کے لئے دوکانداروں اور سوداگروں سے چندہ جمع کیا جائیگا۔ دیکھیں اس ستیہ آگرہ کا اثر میونسپلٹی پر کیا ہوتا ہے۔



(بقیہ مضمون صفحہ ۹ سے آگے) آہستہ چل گئی۔ (۸) مبارک قوم۔

پس اگر ہم ان مذہبیہ اوصاف میں تو ہم اُس کی قوم میں ورنہ نہیں۔

مکاشفہ ۲۱: ۳ میری قوم صیغہ واحد یگانگت مراد کو اور وہ ان کے بیچ اسے تیرے خدا صیغہ جمع ہونے پر صیغہ واحد مذکر ہے۔

خدا کے لوگ

خدا کے لوگ وہ ہیں جو اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ موت سے زندگی۔ اندھیرے سے روشنی میں پتھر دل سے گوشتین دل اور روح سے پیدا ہونا وغیرہ یہ سب محاورے خدا سے پیدا ہونے کے ہیں اور اس کو نئی پیدایش بھی کہتے ہیں بہر صورت اس کی زندگی مسیحیت نہیں۔

نشانات نئی پیدایش۔ (۱) جو خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا۔ گناہ کی عادت اُس میں نہیں رہتی اور نہ ہی گناہ کرنے کی خوشی اور نہ جس گناہ کی فطرت ہوتی ہے۔

(۲) جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔ مقدس پولوس کہتا ہے کہ جس پر میں ایمان لایا ہوں اُس کو میں جان گیا ہوں اور باقی چیزیں میرے واسطے ہیچ ہیں۔ کیا حاضرین کا بھی یہی ایمان ہے؟

(۳) جو راستبازی کے کام کرتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔

(۴) اگر ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں تو ہم خدا سے پیدا ہوتے ہیں۔

(۵) جو خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دنیا پر غالب آتا ہے۔

(۶) جو خدا سے پیدا ہوا ہے وہ اپنی حفاظت کرتا ہے۔

برگزیدگی

ا پطرس ۲: ۵، ۹ برگزیدہ نسل۔ خدا کی امت جو ہے وہ برگزیدہ نسل ہے۔ نسل اصل زبان میں قوم۔ گھرانا اور خاندان کے لئے آیا ہے۔ نسل سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں

(۱) سب حقیقی ایماندار ایک ہی اصل و نسل سے ہیں۔ یعنی ہم ایک ہی خاندان یا گھرانے کے لوگ ہیں۔ اس سے یگانگت مراد ہے (۲) ہم ایک نسل تو ہیں مگر برگزیدہ نسل۔ یعنے چنے ہوئے لوگ واقعت میں چن لینا اُسی کا فعل ہے۔ اس فعل کے ذریعہ اُس نے بعضوں کو اول ہی سے چن لیا۔ نجات کے واسطے چن لیا۔ افسی ۱: ۴۔ چنانچہ اُس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر اس میں چن لیا۔ ۲ تھسلنیکی ۲: ۱۳۔ کیونکہ خدا نے تمہیں ابتدا ہی سے اس لئے چن لیا تھا کہ روح کے ذریعہ سے پاکیزہ بن کر اور حق پر ایمان لا کر نجات پاؤ۔ خدا دنیا میں سے دیگر لوگوں کو اپنی پاک روح کی مؤثر ملاہٹ سے چن لیتا ہے۔ علیحدہ کر دیا۔ مقدس یوحنا ۱۵: ۱۹ "تم دنیا کے نہیں۔ میں نے تمہیں دنیا سے چن لیا"۔ بعض وہ چن لیتا ہے بعض بعض حکمت کے واسطے یہ کام خدا نے اپنی ہی محبت سے کیا۔ اُس نے اس لئے ہم کو چن لیا کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی اور ہم کو برگزیدہ کیا دیکھو استثنا ۷: ۷۔ ۸ اس نے ہم کو اپنی نیک مرضی کے مطابق چن لیا۔ افسی ۱: ۵ اپنی مرضی سے چن لیا دوسرے کا اس میں کچھ دخل نہیں تھا۔ اس نے ہم کو چن لیا۔ بنائے عالم سے پیشتر جبکہ ہماری ہستی بھی نہ تھی۔

کیسوں کو چن لیا۔ ا قرنتی ۱: ۲۷-۲۹۔ بیوقوفوں۔ کمزوروں۔ کمینوں۔ حقیروں اور بے وجودوں کو چن لیا۔ اور مسیح میں ہمیں چن لیا جو برہ کہ بنائے عالم سے پیشتر ذبح ہوا تھا۔

کس مقصد یا غرض سے ہمیں چن لیا

(۱) ہمیں نجات کے لئے چن لیا۔ ۲ تھسلنیکی ۲: ۱۳

(۲) ہمیں مسیح کی صورت پر ڈھالنے کے واسطے چن لیا کہ ہم اُس کے بیٹے کے مانند یا ہمشکل ہوں

تصحیح

۲۴ نومبر کے نور افشاں میں صفحہ ۲ کالم ۱ پر ایک مضمون بعنوان پریسبٹیرین کلیسیا ہند درج ہوا ہے اُس میں اجلاس کی تاریخ ۷ دسمبر لغایت ۱۳ دسمبر ۱۹۲۲ء کی بجائے از منگل ۵ دسمبر لغایت ۱۳ دسمبر ۱۹۲۲ء ٹھیک پڑھیں ۔

کرسمس نمبر کے لئے جلد مضامین ارسال کیجئے۔

ضرورت

گورکس انڈسٹریل سکول میں کارپینٹر ٹیچر کی ضرورت ہے تو خبر دیں۔ کارپینٹر سکول میں کام سیکھا ہے۔ اور میو سکول آف آرٹ لاہور کا سند یافتہ ہے اور ڈرائنگ بھی جانتا ہے۔ اور بہت ہوشیار ہے اور اس کی بیوی نے ڈبلیو والکٹ نرسنگ لاہور کالج سے پاس کیا ہے اگر اس کی بھی ضرورت ہو تو خبر دیں خط وکتابت انہیں سے کریں پتہ (ماسٹر پی۔ ڈی لارنس ایس پی جی مشن گوجرانوالہ) ہونا چاہئے

المشتہر

پادری سمر سنگھ۔ ایس پی جی مشن گوجرانوالہ

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُر فضا اور بہت اچھا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں +

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

مخزن مسیحی

یہ ماہوار رسالہ بائبل اور چرچ ہسٹری کو بزبان انگریزی اور سوال و جواب کی طرز پر الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں بائبل خبریں اور کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں سالانہ چندہ حسب تعداد خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے نمونہ کا پرچہ پادری ایچ بینیلی بی اے ایس سی ایڈیٹر و منیجر مخزن مسیحی الہ آباد یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

کرسچن بک سٹور لودھیانہ

اردو کی پہلی کتاب	۲ر	روح حق پنجابی ریڈر	۱ر
دوسری	۳ر	تیرھواں۔ اسلام میں مسیح	۱ر
ست جنی ہوتریہ	۲ر	ینابیع الاسلام	۳ر
سند التحقیق	۳ر	مذہبوں کی اصل	۳ر
صراط المستقیم	۳ر	دو سوال	۳ر

پتہ۔ منیجر کرسچن بک سٹور لودھیانہ۔

دستور العمل نورافشان

سالانہ قیمت ہندوستان کے حدود کے اندر ۳ے
غیر ممالک سے ۴ے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا چوتھا حصہ	مہ	۱۲ عہ	۲ عہ
چوتھائی کالم	۱۲ عہ	۳ عہ	۱۲ للعہ
نصف کالم	۳ عہ	۱۲ للعہ	سعہ
پورا کالم	۶ سعہ	سعہ	۱
پورا صفحہ	۱	۱۱ عہ	۱

سال سے کم عرصہ کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۲ر لیکن کسی اشتہار کے لئے ۱ سے کم نہ لیا جائیگا۔

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

۱۸۳۶ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری قاعدہ سے ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جو لڑکا ۸ سال سے ۱۴ سال تک کا ہو کر داخل ہو ... تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

منیجر نورافشان کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار بنا کر اس کا پتہ منیجر کے دفتر میں بھیج دیوے اور اس کے نام پر نورافشان کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔

المشتہر

منیجر نورافشان

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم اے منیجر نورافشان ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا